السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیدنے کچھ زمین کسی مدرسے کےلیے وقف کردی،اب مہتمم مدرسہ چاہتا ہے کہ اس وقف شدہ زمین کو بیچ ڈالے۔ زیدواقف کہتا ہے کہ اگر بیچنی ہے تو میرے ہاتھ بیچ دو۔ پس کیا متولی و مہتمم مدرسہ کو جائز ہے کہ اس زمین موقوف کو فروخت کردے ؟ اگر فروخت کرنا جائز ہے توکیا خودوقف کرنے والااس زمین کوجسے وہ وقف کرچکا ہے خرید سکتا ہے ؟ (محمد مسلم ازمالدہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شئ موقوف کاہبہ کرنا یابیچنا جائز نہیں ہے۔ ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ، لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ،، (بخاري -كتاب الشروط باب الشروط فى الوقف 3/185 كتاب الوصايا باب ومالوصى أن يعمل فى مال اليتيم 3/194، ومسلم كتاب الوصية، باب الوقف (1632) 3/1255) الوقف لايباع، لايوهب ولايورث،، عالمگیری (4 523).

صورت مسئولہ میں مہتمم مدرسہ، مدرسہ پروقف شدہ زمین کوفروخت نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر وہ وقفی زمین مدرسہ کے حق میں بغیر فروخت کیے ہوئے بیکاراور کسی طرح بغیربیچے ہوئے مفیدوکار آمدنہ ہوسکے توفروخت کرنا جائز ہے۔ لیکن اس صورت میں وقف کرنے والااپنی وقف کردہ زمین خود نہیں خرید سکتا۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ''باب وقف الدواب والكراع،، (3 17) کے ماتحت حدیث ذیل ذکر کی ہے۔ ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَعْطَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا، فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَاعَهَا، فَقَالَ: «لاَ تَبْتَعْهَا، وَلاَ تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ،،.

(محدث دہلی ج :8ش :0،ذی الحجہ 1359ھ جنوری 1941ء)

وقف مذکور کے معاملے میں مولوی عبدالستار کااقدام درست نہیں ہے۔ وقف کے شرط کے مطابق عمل کرنالازم ہے شرط الواقف کالنص واقف کی زندگی بھر حسب شرط نامزدمتولیان کواس موقوفہ زمین میں کسی کے تصرف کاحق نہیں ہے،اس وقف پر مسجد ومدرسہ کی طرف سے متولیان کوقبضہ کرنے اورمزارعہ وغیرہ پردینے کاحق واقف کی موت کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ ہم سب کو علم وعمل کاپابند کرے۔

(عبیداللہ رحمانی،3 4 1969ء(مکتوب بنام مولانا ابوالخیر فاروقی پرتاپ گڑہی)

مدرسہ سے ملحق ومتصل موقوفہ زمین کافروخت کرنا یاکسی کوہبہ کرنا یعنی : قیمتاً یامفت کسی کودے دینا ہرگزجائز نہیں ہے،ارشاد نبوی ہے : ''لايباع أصلها، ولايبتاع ولايوهب ولايورث،، (متفق علیه) البتہ زمین پررہائشی مکان بناکراسے کرایہ پراٹھایا جاسکتا ہے۔ اس کا کرایہ مدرسہ پرخرچ کرنا ہوگا۔

کسی موقوفہ جائیداد کافروخت کرنااسی وقت جائز ہے جب کہ وہ مقصدوقف کے حق میں بالکل بے کارہوگئی ہو،اورجس کے خراب اورضائع وبرباد ہوجانے کااندیشہ ہو۔اس کے علاوہ کسی صورت وحالت میں اس کافروخت کرنا درست نہیں ہے۔

(عبیداللہ رحمانی،15 10 1398ھ 27 12 1969ء(مکتوب بنام مولانا ابوالخیر فاروقی پرتاپ گڑھی

لنگر خانہ کامطلب بظاہر یہ ہے کہ وقف کی آمدنی سے غرباء، فقراء، مساکین اوریتامیٰ کوکھانا تقسیم کیا جائے۔ اگراس کامطلب فقط اسی قدر ہے اوریہ ''لنگر خانہ،،اس قسم کانہیں ہے جیساکہ مشہور مزاروں کے لنگر خانے ہیں یاگدی اورسجادہ نشینوں کی خانقاہوں کے لنگرخانے ہوتے ہیں توواقف کی ہدایت کے خلاف کرنادرست نہیں ہے۔

ابن قدامہ لکھتے ہیں : ''إن مصرف الوقف يتبع فيه شرط الواقف،، (مغنی 8/236) اوراگر یہ لنگر خانہ بدعت اور بیہودہ رسم ورواج یاشرک کی تقویت واشاعت کاذریعہ ہوتا ہے، توواقف کی تصریح کے برخلاف اس کی آمدنی سے خالص دینی مدرسہ کااجراء کیاجاسکتا ہے اورطلبہ دین کی ضروریات پراس کوخرچ کرسکتے ہیں۔ ''أَنَّ الْوَقْفَ لَا يَصِحُّ إلَّا عَلَى مَنْ يُعْرَفُ وَرَجُلٍ مُعَيَّنٍ، أَوْ عَلَى بِرٍّ، كَبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْقَنَاطِرِ، وَكُتُبِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ، وَالْمَقَابِرِ، وَالسِّقَايَاتِ وَسَبِيلِ اللَّهِ، وَلَا يَصْلُحُ عَلَى معصية،، الخ (مغنی 234/8).

ب) کے ماتحت ذکر کردہ سوال کامقصد بظاہر یہ ہے کہ جس وقف کے متولی (خواہ وقف کرنے والے ہوں یاان کی اولادواحفاء) موجودنہ رہیں تواس وقف کی تولیت ونگرانی کاحق عام مسلمانوں کاہے یاحکومت کا؟)

اگر یہی مقصد ہے توقف کی تولیت ونگرانی کاحق خواہ وہ مسجد وخانقاہ کےلیے ہویامدارس ومکاتیب کےلیے، حکومت وقت کاہے۔ بشرطیکہ وہ حکومت اسلامی ہو۔ ''وإن قلنا أن تلك الوقف لله، فالحكم ينوب فيه ويصرفه إلى مصارفه، لأنه مال الله، فكان النظر فيه إلى حاكم المسلمين، كالوقف على المساكين، وأما الوقف على المساكين والمساجد ونحوها، أو على من لايمكن حصرهم واستيعابهم، فانظر فيه إلى الحاكم،، (المغنی 237/8)۔

موقوفہ جائدادوں کے بارے میں موجودہ حکومت کی کیا پالیسی ہے اس کا مجھ کو پورا صحیح علم نہیں ہے۔ غیر مسلم حکومت ہو تو تولیت و نگرانی کا حق دین دار امین مسلمان کی جماعت کا ہے۔

(عبیداللہ رحمانی 5 8 1378ھ، 14 2 1959ء (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا امین اثری ص: 66 67

نحمده ونصلي على رسوله محمد وعلى آله وأصحابه واحزابه الى قيامته اما بعد :

مقر کی ملکیت مقبوضہ باغیچہ سیدووالا و باغیچہ ووالا کا نصف اوراوس کے ساتھ اور شئ واقف نے وقف کیا ہو، یہ وقف صحیح ہے۔ جس کا اجراء واقف کے زمانہ سے شروع ہوگا اوریہ وقف صحیح ہے۔ جس کا اجراء واقف (1)
کے زمانہ سے شروع ہوگا اوریہ وقف علیحدہ جس ضابطہ سے لکھا گیا ہے۔ وقول واقف کا شرعا معتبر ہے۔ اس کا ذکر وصیت نامہ میں موجود ہے۔ مسجد ٹاملی والی میں خرچ ہوگا۔

وصیت نامہ جو تحریر ہے ثلث مال سے چھٹاں حصہ مسمی عبدالکریم کو دیا جائے گا، اوس کے بعد وارثان عبدالکریم کا ہے اور ثلث سے چھٹاں حصہ مسجد ٹاملی والی اور مدرسہ اہل حدیث میں صرف ہوگا یہ بھی وقف کے حکم میں (2)
ہے اس نقص درست نہیں، اور ثلث مال میں سے چار حصہ جو باقی رہا وقف کے حکم میں ہے۔ وصیت کا اجزاء ضروری ہے۔ : ''فَمَنۢ بَدَّلَهُۥ بَعۡدَمَا سَمِعَهُۥ فَإِنَّمَآ إِثۡمُهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُۥٓ،، الآية .

اس لیے کہ موصی نے وصیت کو وقف کیا ہے۔ 1 .

آمدنی فقراء مسلمین وذی حاجت مسلمین میں خرچ ہوگا، رشتہ دار وغیرہ اس میں کل شامل ہیں۔ اس لیے کہ یہ وصیت حکم میں وقف کے ہے۔ 2 .

دین مہر زوجہ کامل مال سے ادا کیا جائے گا اجراء وصیت کا، اس کے بعد ہے۔ 3 .

پر دلیل ہے۔ ۔ اور جو مکان بیوی کے سکونت کے لیے دیا ہے، اوس مکان میں بیوی زندگی تک سکونت رکھے گی، اور س کے بعد ورثاء تقسیم شرعی کریں، اوسے مکان سے ہرگز اخراج جائز نہیں۔ آیت کو ہم، مذکورہ اس امر ب4

جائیداد موقوفہ کا متولی متدین متقی آدمی ہونا چاہئے۔ اگر قرابت میں سے ہیں ھ، وہ مقدم ہیں۔ اور اگر قرابت والوں میں سے وقف کے تلف کا خوف ہے تو غیر قرابت والے مسلمان متدین متقی متولی مقرر کئے جاویں۔ 5 .

جائداد وقف کی آپ کے بعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما متولی رہے۔ صحیح بخاری میں ہے: ''وكان ابن عمر هو يلى صدقة عمر، ويدى الناس من اهل مكة كان ينزل اليهم ،، . حضرت عمر

در مختار میں ہے: ''مادام يصلح للتولية من أقارب الواقف، لا يجعل المتولى من الأجانب، لانه أشفق، ومن قصد نسبة الوقف اليهم ،، انتهى .

نے اپنی زمین خیبر کی جو بہترین زمین تھی اس کو وقف کیا۔ ''قال النبى صلى الله عليه وسلم : ''تصدق باصله لايباع ولايوهب ولايورث ، جائیداد موقوفہ اور جو مثل وقف کے ہے اس کا نقص درست نہیں ہے۔ حضرت عمر (6)
ولكن ينفق ثمره ، فتصدق به ،، رواه البخارى وزاد الدارقطنى : مادامت السموات والأرض ،، .

جب تک آسمان زمین قائم ہیں وقف قائم رہے گا۔ در مختار میں ہے۔ ''فإذا تم ولزم يملك ولايعاد ولايرهن ، فلايجوز ابطاله ولايورث عنه ، وعليه الفتوى ،، كذا فى العالمگيرية فقط والله أعلم وعلمه أتم .

حررہ احمد اللہ سلمہ غفرلہ از مدرسہ زبیدیہ نواب گنج دہلی مؤرخہ 5 ربیع الاول 1358ھ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 202

محدث فتویٰ